سوال

معلق طلاق

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

سوال کچھ اس طرح کا ہے کہ 5 لڑکے بیٹھے ہوئے تھے ان 5 میں سے ایک کا موبائل وہیں گم ہوجاتا ہے اس نے باقی 4 سے پوچھا لیکن کسی نے نہیں مانا۔ جب سب جانے لگے تو جس کا موبائل گم ہوا تھا اس نے یہ الفاظ کہے کہ جس نے بھی میرا موبائل اٹھایا ہے اس کی بیوی کو طلاق، سب نے کہا کہ ٹھیک ہے۔ اب کیا موباءل اٹھانے والے کی بیوی کو طلاق ہوگی ہے۔ ؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

طلاق کی اس صورت کو فقہاء کی اصطلاح میں معلق طلاق کہتے ہیں یعنی وہ طلاق جو کسی چیز سے مشروط ہو جیسا کہ اس صورت میں طلاق موبائل اٹھانے کے ساتھ مشروط ہے۔ شیخ صالح المنجد معلق طلاق کے ایک مسئلہ میں لکھتے ہیں :

بیوی کو کہا اگر تم نے موبائل چیک کیا تو تمہیں طلاق

میں نے اپنی بیوی سے کہا کہ اگر تم نے میرا موبائل فون چیک کیا تو تمہیں طلاق، مجھے خدشہ تھا کہ بیوی میرا موبائل فون چیک کریگی، برائے مہربانی مجھے بتائیں کہ اس کا حل کیا ہے ؟

آدمی کا اپنی بیوی سے کہنا : " اگر تم نے میرا موبائل فون چیک کیا تو تمہیں طلاق " اصل میں یہی ہے کہ اگر بیوی نے موبائل فون چیک کیا تو ایک رجعی طلاق ہو جائیگی، اور اسے اس طلاق میں رجوع کرنے کا حق حاصل ہے۔

اس بنا پر بیوی کو موبائل فون چیک کرنے سے اجتناب کرنا چاہیے تا کہ طلاق واقع نہ ہو، اور اگر وہ موبائل فون چیک کر لیتی ہے تو ایک طلاق ہو جائیگی، اور خاوند دوران عدت بیوی سے رجوع کر سکتا ہے۔

اور بعض اہل علم کہتے ہیں کہ، اصل مسئلہ، اگر اس سے خاوند اپنی بیوی کو موبائل فون چیک کرنے سے روکنا چاہتا تھا اور طلاق دینا مقصود نہ تھی تو یہ قسم کے حکم میں ہوگا، اور اگر وہ موبائل فون چیک کرتی ہے تو خاوند کو قسم کا کفارہ ادا کرنا ہوگا، اور طلاق واقع نہیں ہوگی۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ اور اہل علم کی ایک جماعت نے یہی اختیار کیا ہے، اور راجح بھی یہی ہے۔

ہر انسان اپنی نیت کا بخوبی علم رکھتا ہے، اور اللہ سبحانہ وتعالی بھی اس پر مطلع ہے، چنانچہ اسے کوئی فائدہ نہیں ہو گا کہ وہ اپنے آپ کو دھوکہ دیتا ہوا یہ دعوی کرے کہ وہ طلاق نہیں دینا چاہتا جبکہ وہ اپنی کلام سے طلاق کا مقصد رکھتا تھا۔

مذکورہ بالا صورت میں موبائل اٹھانے والے کی نیت طلاق کی نہیں تھی لہذا شیخ الاسلام کے راجح قول کے مطابق یہ طلاق واقع نہیں ہوئی اور نکاح برقرار ہے اگرچہ موبائل اٹھانے والا گناہ گار ضرور ہے اور اس پر توبہ واستغفار لازم ہے۔ البتہ جمہور اہل علم کے نزدیک یہ ایک طلاق واقع ہوئی ہے اور دوران عدت رجوع نہ کرنے کی صورت میں عدت کے بعد تجدید نکاح ہو گا۔ واللہ اعلم بالصواب

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

محدث فتوی

فتوی کمیٹی